(EDITORIAL) اداریہ

قاتلانِ حسین کا مذہب

علوی حکومت کے چست و درست نظم و نسق کی بنا پر ابن ملجم تو فوراً پکڑا گیا لیکن اس کی تلوار کہاں سے آئی تھی اور جس زہر میں بجھائی گئی تھی وہ کہاں تیار ہوا تھا اور اس تک کیسے آیا تھا یہ سب تاریخ کے اندھیروں میں ایسے گم ہوا کہ بادی النظر میں کچھ نہ آسکا، بعد کے محققین کی نظر سے بچ نکلا۔ امام حسنؑ کی شہادت کے موقع پر یہی تاریخ دہرائی گئی۔ لیکن امام حسینؑ کے حکیمانہ اور ہوشیارانہ طرز عمل نے آپ کے قاتل کو چالاکی سے چھپنے کا کوئی موقع نہ دیا۔ آپ کا دور بین اقدام وہ تھا کہ آپ کی شہادت پر بھی کوئی پردہ پڑنے نہ دیا۔ بلکہ اس کے جتنے جلدی، دوررس اور دیرپا اثرات مرتب ہوئے، اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ کچھ اسی کو بھانپ کے اور اس کے آئینہ میں اپنی اور اپنی حکومت کی عاقبت دیکھ کے سب سے پہلے خود یزید جو نہ کوئی الہڑ جوان تھا نہ ہی کوئی کچا کھلاڑی تھا، قتلِ امام عالیمقام سے برات کرتا نظر آتا ہے، (جب کہ کچھ ہی پہلے مقتولینِ بدر کو پکار پکار کر اپنی کارستانی کا انعام اور اس پر 'آشیر واد' مانگ چکا تھا۔) اس طرح قتلِ امامؑ کے مجرم و ذمہ داروں کے بارے میں دنیا کو گمراہ کرنے کے نسخہ کی ایجاد یزید کے نام ہے۔

انقلاب کربلا کے زیر اثر جو پرزور عوامی بیداری پیدا ہوئی اور جو ''یا ثارات الحسینؑ'' کی مہم سے خلافت کو حقدار (آل رسولؐ) تک پہنچانے کا پرزور عوامی جذبہ ابھرا، اسے اغوا کر کے نبی عباس نے خود اپنی خاندانی حکومت کی بنیاد ڈالی اور اپنے مورث اعلیٰ جناب عباس ابن عبدالمطلب کو رسول مقبول کے 'فطری وارث' کے بطور متعارف کرایا۔ یعنی خلافت پر اپنا استحقاق جمانے کی کوشش کی۔ اسی سے انہوں نے بھی آل رسولؐ جو سید الشہداءؑ کے حقیقی وارث بھی تھے اہلبیت کو ایذا پہنچانے بلکہ مٹانے کو یک نکتہ پروگرام بنالیا۔ اسے ہی انہوں نے اپنی حکومت کے استحکام و بقا کا واحد نسخہ سمجھا۔ اس پروگرام کے عمل درآمد میں وہ بنی امیہ سے کہیں زیادہ شدید اور متشدد ثابت ہوئے۔ بس کربلا سے سبق لے کر اپنے منصوبہ کو انتہائی خفیہ رکھا اور تلوار کے استعمال کے بغیر ائمہ اہلبیتؑ اور ان کے خاندان والوں کو شہادت سری سے ہم کنار کرتے رہے۔ اسی سے اموی اور عباسی حکومتوں کے ہمنواؤں اور ہمدردوں نے یہ عجیب الزام تراشا کہ قاتلان حسینؑ شیعہ تھے۔ عرصۂ تاریخ میں یہ الزام بلند کیا جاتا رہا۔ یہ الزام تو کچھ نہیں، مسلمانوں میں ایسے عقیدے رائج کئے گئے کہ قاتلان حسینؑ باعزت بری ہو جائیں چاہے شان رب العزت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (اس صفحہ کی کوتاہ دامنی اس موضوع پر زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔)

قاتلان حسین کے مذہب کے موضوع پر سید العلماءؒ نے اردو میں نہایت وقیع تحقیقی رسالہ تصنیف کیا ہے۔ جو طبع ہو چکا ہے وہ ہمارے اس شمارہ کی زینت ہے۔ امید ہے ہمارے معزز قارئین اس سے استفادہ فرمائیں گے۔ ہمارے کچھ قارئین کے لئے یہ قندِ مکرر کا مزہ دے گا۔

م۔ر۔عابد